کہ اس قیمت کو لین دین میں شمار کرے۔ جیسے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ شراب کی خرید و فروخت ذمیوں کے سپرد کرو اور ان سے قیمت لے لو۔

اس سے معلوم ہوا کہ کفار آپس میں خواہ کوئی حرام کا سودا کریں، ہمیں جائز ہے کہ ہم اپنا حق وصول کرتے ہوئے وہی پیسے لے لیں آپ نے جس صورت کے متعلق سوال کیا ہے وہ اسی قسم سے ہے وہ آپس میں خواہ سود کا لین دین کریں یا کوئی اور معاملہ کریں آپ کو جو کچھ ملتا ہے وہ آپ کے لئے جائز ہے کیونکہ آپ کا اس معاملہ میں کوئی دخل نہیں۔ ہاں اگر آپ بینک میں ملازم ہوتے تو یہ ناجائز تھا کیونکہ اس صورت میں آپ کے ہاتھ سے سودی کاروبار ہوتا جو قطعاً حرام ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے اور کاتب اور گواہوں کو لعنت کی ہے اور فرمایا یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ضلع انبالہ

حجامت کا بیان

لڑکی کا سر منڈانا

سوال ۔ کیا چھوٹی لڑکی کا سر منڈانا جائز ہے؟

جواب ۔ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاؤدَ فِی الْمَرَاسِیْلِ وَالْبَیْہَقِیُّ مِنْ حَدِیْثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْبَیْہَقِیُّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا وَزَنَتْ شَعْرَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَزَیْنَبَ وَاُمِّ کُلْثُوْمٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ فَتَصَدَّقَتْ بِوَزْنِہٖ فِضَّۃً" (نیل الاوطار)

فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حسنؓ، حسینؓ، زینبؓ، ام کلثومؓ کے بال تول کر ان کے وزن برابر چاندی صدقہ کی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹی لڑکی کے بال اتروانے جائز ہیں اگر ناجائز ہوتے تو عقیقہ میں اتروا کر چاندی دینے کی ضرورت نہ تھی بلکہ اٹکل سے بھی دی جا سکتی ہے اس کے علاوہ چھوٹی لڑکی کے بال کہیں نہی نہیں آئی اور جس شے سے شارع منع نہ کرے اس کو ہم اپنی طرف سے منع نہیں کرتے پس اس وجہ سے بھی بال اتروانے کا جواز ثابت ہوا، نیز جس شے سے شارع ساکت ہو جائے وہ معاف

ایک نوجوان کی ڈاڑھی منڈوانے کے متعلق درخواست

سوال ۔ آج کل یہاں ڈاڑھی منڈانے والے کو اسلام سے خارج بتاتے رہیں اور کہتے ہیں کہ اسے خصوصاً ہمیں جن کی عمر اٹھارہ برس کی ہے بڑی لمبی ڈاڑھی رکھنے کے لئے کہتے ہیں اب ہم عمر کے لحاظ سے ڈاڑھی منڈاتے ہیں تاہم نماز پڑھتے ہیں جب ہم پر کفر کا فتویٰ لگ گیا ہم نے مسجدوں میں آنا چھوڑ دیا۔ کیا ڈاڑھی ہی کے چھوڑنے پر اسلام موقوف ہے جب ہماری عمر تیس برس کی ہوگی ڈاڑھی رکھ لیں گے اس وقت تک نماز روزہ بدستور بجالاتے رہیں گے کیا ایسا کرنا جائز ہے۔ عبدالرحمٰن بی اے بنگلور

جواب ۔ ہر ایک حکم میں اس کے مناسب فتویٰ ہوتا ہے ڈاڑھی منڈانے پر کفر کا فتویٰ نہیں آیا۔ جس مولوی نے یہ فتویٰ دیا ہے اس کی غلطی ہے یا اس کی یہ مراد ہوگی کہ ڈاڑھی منڈانے کو کوئی حلال جانے تو یہ کفر ہے اسی طرح اگر لمبی ڈاڑھی پر مذاق کرے تو یہ بھی کفر ہے کیونکہ رسول کی سنت کو ہلکا سمجھنا اور اس کی توہین کرنا یہ رسول کی توہین ہے۔ بہر صورت پورا عالم صرف ڈاڑھی منڈانے پر کفر کا فتویٰ نہیں دے سکتا۔ لیکن اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جو گناہ اسلام کے دائرے کے اندر ہوتے ہیں ان کا معاملہ بھی بڑا خطرناک ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ جب انسان ایک دفعہ گناہ کرتا ہے تو ایک نقطہ دل پر پڑ جاتا ہے اگر توبہ کرے تو دل صاف ہو جاتا ہے جب دوبارہ گناہ کرتا ہے تو ایک اور نقطہ سیاہ پیدا ہو جاتا ہے اس طرح دل سیاہ ہوتے ہوتے خطرہ ہے کہ موت کے کنارہ تک پہنچنے تک سارا دل سیاہ ہو جائے اور توبہ کی توفیق نہ ملے۔ اور خاتمہ خراب ہو جائے خاص کر جو علانیہ اور دلیری سے گناہ ہوتا ہے اس کے متعلق حدیث میں سخت وعید ہے۔ کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاهِرُوْن ۔ یعنی ساری امت کو معافی دی جا سکتی ہے مگر اعلانیہ گناہ کرنے والے۔

ڈاڑھی منڈانے کا گناہ ایسا اعلانیہ ہے کہ پہلے اسی پر نظر پڑتی ہے جب انسان پوشیدہ گناہ کرتا ہے تو اس کی بابت شاہ عبدالقادر جیلانی لکھتے ہیں کہ اس کو خدا کی طرف سے آواز آتی ہے۔ یَا ابْنَ آدَمَ اَجَعَلْتَنِیْ اَهْوَنَ النَّاظِرِیْنَ اِلَیْكَ یعنی اے بیٹے آدم کے جتنے تیری طرف دیکھنے والے ہیں۔ ان سب سے تو نے مجھے حقیر سمجھا کیونکہ ان سے شرم کے مارے پوشیدہ گناہ کرنے لگا ہے اور میں تجھے اس حالت میں دیکھ رہا ہوں

مجھ سے تجھے شرم نہ آئی اور جب انسان اعلانیہ گناہ کرتا ہے تو گویا اس کو نہ لوگوں سے شرم رہی نہ خدا سے اس لئے وہ زیادہ مجرم ہوگیا۔

باقی یہ خیال کہ بڑی عمر میں ڈاڑھی رکھیں گے یہ شیطانی دھوکا ہے کیا پتہ ہے کہ بڑی عمر تک پہنچتا ہے یا نہیں۔ اگر پہنچ گئے تو کیا پتہ ہے کہ پھر توفیق ملے یا نہ اگر ڈاڑھی کی توفیق مل گئی تو خدا جانے اس وقت تک اس گناہ کی شامت سے اور کتنے گناہوں پر طبیعت دلیر ہو جائے۔ پھر اس وقت گناہ پر طبیعت راغب ہو اس وقت گناہ سے بچنے کی قدر جو کچھ خدا کے نزدیک پڑتی ہے وہ دوسرے وقت نہیں پڑتی۔ سو اب آپ پر بہت اچھا وقت ہے اس کو غنیمت سمجھیں اور خواہشات میں ضائع نہ کریں۔

تاریخ ابن جریر جلد ۳ صہ ۹۱ میں ہے کہ فارس کے بادشاہ کسریٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخص بھیجے ان کی ڈاڑھیاں منڈی ہوئی تھیں۔ اور لبیں بڑھی ہوئیں۔ آپ نے ان کی طرف دیکھنے سے نفرت کی پھر فرمایا تمہیں خرابی ہو اس بات کا حکم تمہیں کس نے دیا؟ انہوں نے کہا ہمارے رب یعنی کسریٰ نے فرمایا لیکن میرے رب نے تو مجھے ڈاڑھی بڑھانے اور لبیں کٹانے کا حکم دیا ہے۔

بھلا بتلائیے اگر آپ خدانخواستہ اس حالت میں مر گئے اور اس شکل کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حوضِ کوثر پر حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی طرف دیکھنے سے نفرت کی تو پھر معاذ اللہ کون سا ٹھکانا ہوگا۔ خدا ہمیں اپنے آقا کی محبت دے اور اس کی سنتوں کی پیروی نصیب کرے آمین۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

مٹھی سے زائد ڈاڑھی کٹانے کا حکم کیا ہے

سوال۔ زید کہتا ہے کہ ایک مٹھی سے ڈاڑھی کے بال زیادہ ہو جائیں تو کترا دینے جائز اور درست ہیں یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور اصحاب کرام سے بھی خاص کر عبداللہ ابن عمرؓ سے حدیث جو ترمذی میں ہے اور قول ابن عمرؓ بخاری میں مروی کتاب ہے۔ بخاری و مسلم اور دیگر کتب میں قریبًا چالیس حدیثوں میں موجود ہے۔ کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ڈاڑھی نہ کترا و اپنی حالت پر چھوڑ دو۔ واعفوا اللحی۔ بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابوداؤد وغیرہ اعفوا واوفوا وارخوا وارجوا ووفروا۔ امام نووی رحمہ شرح مسلم صہ ۱۲۹ میں لکھتے ہیں ومعناها كلها تركها على حالها هذا هو الظاهر من الحديث الذي

یقتضیه لفاظة اخری (شرح مسلم ص۱۳۹ جلد ۱)

ترمذی والی حدیث عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاخذ من لحیتہ من عرضہا وطولہا هذا حدیث غریب (ترمذی)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کے عرض وطول سے لیتے امام ترمذی خود فرماتے ہیں قال ابو عیسیٰ من تکلم فی حدیث عمرو بن شعیب انما ضعفہ لانہ یحدث من صحیفۃ جدہ کانہم رأوا انہ لم یسمع هذہ الاحادیث من جدہ قال علی بن المدینی وذکر عن یحییٰ بن سعید انہ قال حدیث عمرو بن شعیب عندنا واہ یعنی جس نے عمرو بن شعیب کی حدیث کو ضعیف کہا ہے اس نے اس وجہ سے ضعیف کہا ہے کہ عمرو اپنے دادا کے صحیفہ سے حدیث سناتا تھا اس سے سنی نہیں اور علی بن عبداللہ مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید سے نقل کیا گیا ہے کہ عمرو بن شعیب کی حدیث ہمارے نزدیک کمزور ہے نیز اس کی سند میں ایک راوی عمر بن ہارون ہے۔ تقریب میں ہے کہ عمر بن ہارون متروک ہے حافظ ابن حجر تضعیف سخت فرماتے ہیں امام شوکانی رحمہ نے کہا ہے۔ اس حدیث کو حجت مت پکڑو۔ امام بخاری رحمہ فرماتے ہیں اس کا کوئی اصل نہیں اور شیخ الاسلام ابو عبداللہ محمد ذہبی میزان الاعتدال فی نقد الرجال جلد ۲ ص۲۶۸ میں فرماتے ہیں

قال ابن مهدی واحمد والنسائی انہ متروک الحدیث وقال یحییٰ کذاب خبیث وقال ابو داؤد غیر ثقۃ وقال الدارقطنی ضعیف جدا وقال ابن المدینی ضعیف جدا وقال صالح انہ کذاب وقال زکریا الساجی فیہ ضعف وقال ابو علی النیشاپوری متروک وفی الخلاصۃ ضعفہ الدارقطنی وفی الفتح وقد ضعف عمرو بن هارون مطلقا جماعۃ

یعنی امام ابن مہدی رحمہ ، امام احمد رحمہ ۔ امام نسائی کہتے ہیں کہ عمر بن ہارون کی حدیث ترک کی گئی ہے اور امام یحییٰ رحمہ نے کہا ہے کذاب ہے خبیث ہے اور امام ابو داؤد رحمہ کہتے ہیں ثقہ نہیں اور امام دارقطنی رحمہ کہتے ہیں بہت ضعیف ہے اور امام ابن المدینی بھی یہی کہتے ہیں امام صالح رحمہ کہتے ہیں کذاب اور امام زکریا ساجی کہتے ہیں اس میں ضعف ہے اور امام ابو علی نیشاپوری رحمہ کہتے ہیں متروک ہے اور خلاصہ میں ہے کہ امام دارقطنی رحمہ نے اسے ضعیف کہا ہے اور فتح الباری میں ایک جماعت نے اس کو بالکل ضعیف کہا ہے۔

زید کی دوسری دلیل